”حال سفر“ کے متعلق چند آراء

1۔ حکیم محمد سعید (مرحوم) (ہمدرد)

حال سفر (از فرش تا عرش) کا نسخہ آپ نے مجھے عطا فرمایا تھا۔ میں نے اسے دلچسپی کے ساتھ دیکھا ہے۔ بالکل نئے انداز کا سفرنامہ ہے۔ آپ اطمینان رکھیے کوئی فتویٰ نہیں داغے گا کہ یہ راہِ تصوف ہے جو آپ نے اختیار کی ہے۔ ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ سفرنامہ عطا فرمایا۔ میں بھی اپنا ایک سفرنامہ (داستانِ حج) بھجوا رہا ہوں۔ قبول فرمایئے گا۔

2۔ احمد ندیم قاسمی

عمر کے آخری پچیس برسوں میں انہوں نے اپنے علم و فن کو دینیات کے سپرد کر دیا تھا اور تصوف و سلوک کی ایسی منزلیں طے کی تھیں کہ ان کے متصوفانہ خیالات و انکشافات کی مثالیں صرف قرونِ اولیٰ ہی میں دستیاب ہو سکتی ہیں، ورنہ آج کل کم ہی صوفی باغ حسین کمالؒ کے درجات تک پہنچ پاتے ہیں۔

3۔ پروفیسر پریشان خٹک۔ وائس چانسلر، الخیر یونیورسٹی، اسلام آباد۔

حال سفر (از فرش تا عرش) پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ع یہ مرتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

تہِ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس نادر تحفہ کا مستحق سمجھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ ان مقامات سے آشنا ہو سکوں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

4۔ غلام جیلانی اصغر۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج، سرگودھا۔

میں آپ کے شعری کمال سے تو واقف تھا لیکن آپ کی شخصیت کا یہ گوشہ میرے لیے مسرت اور حیرت کا ایک دل آویز تجربہ ہے۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے کہ اس نے آپ کو

روشنی بخشی۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہ ۔ان مقامات سے بقائمی ہوش وحواس گزرنا ازخود ایک بڑا معرکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انعامات میں اضافہ فرمائے۔

5۔ سلطان محمود آشفتہ

''حال سفر'' کے مطالعہ سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ دورِ حاضر میں باغ حسین کمال جن روحانی عہدوں پر فائز ہیں وہ شاید کسی زندہ انسان کو حاصل نہیں ہیں۔ اس بات پر بہت ساغوغا بھی مچ سکتا ہے اور باغ پر خودستائی کا الزام بھی لگ سکتا ہے۔ مگر باغ کے استدلال نے بولنے کی سکت ہی نہیں چھوڑی۔

6۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اجمل نیازی۔ گورنمنٹ کالج ، لاہور۔

یہ کتاب تاریخ تصوف میں ایک خاص حوالے سے یاد رکھی جائے گی۔

7۔ محمد صدیق علوی (پرنسپل)، اسلام آباد۔

شروع سے آخر تک کتاب ایک نشست میں پڑھ ڈالی۔ کتاب کیا تھی ایک مضراب تھا جس نے میری رگِ جاں کو مرتعش کر دیا۔ جوں جوں اوراق گردانی کرتا جاتا میرے ہونٹ بے ساختہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ '' کے الفاظ کو بوسہ دیتے۔ بعض مقامات پر آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ ''حال سفر'' کے مطالعہ سے جو سرور حاصل ہوا اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

8۔ جمیل یوسف۔ ایگزیکٹو آفیسر، کنٹونمنٹ بورڈ، حویلیاں۔

''حال سفر'' تصوف وسلوک کے موضوع پر ایک چونکا دینے والی تصنیف ہے۔ اس میں کمال صاحب نے اپنے سفر کا حال قلمبند کیا ہے جو خود انہیں سلوک و معرفت کی منزلیں طے کرتے وقت پیش آیا۔ یہ ''فرش سے عرش'' کے سفر کی روداد ہے۔ یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مصنف نے اپنی قلبی واردات اتنے دلنشین اور یقین افروز پیرائے میں بیان کی ہے کہ کتاب ختم کرنے کے بعد قاری وہ شخص نہیں رہتا جو وہ پہلے تھا۔ بلاشبہ یہ ان تصانیف میں سے ہے جو انسان کی قلب ماہیت کر دیتی ہیں۔